لطائفِ ادبیّہ

گورِ غریباں

مسعود الرحمٰن صاحب جاؔوید عثمانی

رات تھی — سرما کے لرزہ خیز نظاروں کی رات		کانپتے ذروں کی — تھراتے ہوئے تاروں کی رات
خشمگیں فطرت کی سب قاتل ادائیں عام تھیں		رات کی بےچین نیندیں لرزہ براندام تھیں
گر پڑا تھا "نبضِ ہستی" کشمکش میں ہانپ کر		وقت کا بےحس قدم بھی رک گیا تھا کانپ کر
سرد و بیجان منظروں پر کہر تھا چھایا ہوا		جیسے کالی رات کا ہونٹوں پہ دم آیا ہوا
دم بخود تھیں شاہراہیں، راستے سنسان تھے		بستیوں کی گود میں آباد قبرستان تھے

وسعتِ عالم میں برفانی ہوا کا راج تھا
رات کے سر پر ستم پرور اجل کا تاج تھا

راستوں سے دور — آبادی کی خاموشی سے دور		پہلوئے فطرت میں — انساں کی ستم کوشی سے دور
اک شکستہ جھونپڑی تھی — غم سے مرجھائی ہوئی		رک گئی ہو جیسے ہچکی موت کی آئی ہوئی
بارشوں کی زد پہ یہ سینہ سپر برسوں سے تھی		برق کی اس آشیانے پر نظر برسوں سے تھی

زلزلوں کی گود میں سو بار تھرائی ہوئی
کالی کالی آندھیوں کی ٹھوکریں کھائی ہوئی

اور اس اُجڑے ہوئے مسکن میں اک بچی کے پاس		ایک غمگیں فاقہ کش مزدور بیٹھا تھا اُداس
آگ روشن تھی دھواں اُٹھتا تھا بل کھاتا ہوا		اُڑ رہا ہو جیسے کالا ناگ لہراتا ہوا!

سو رہی تھی آگ کے نزدیک بچّی گھاس پر
بھوک نے کر دی تھی طاری نیند کچھ احساس پر

آہ لیکن باپ یوں غافل بھی ہو سکتا نہ تھا
یہ وہ مجبوری تھی مر سکتا تھا سو سکتا نہ تھا

بے زباں، مجبور، غم کی آگ سینے میں لیے
سر جھُکائے شام سے بیٹھا تھا خونِ دل پیے

بھوک اور سردی سے رُخ پر مُردنی چھائی ہوئی
زندگی اور موت کے سنگم پہ جاں آئی ہوئی

آنکھ میں محرومیوں کے اشک، دل ڈوبا ہوا
زندگی کے حوصلوں کا قافلہ لُٹتا ہوا

کپکپاتے جسم پر میلی کُچیلی دھجّیاں
مفلسی کے خشک لب پر زندگی کی سسکیاں

ہر نفس بگڑی ہوئی تقدیر کا ماتم گُسار
ہر نظر مانگی ہوئی بے بس دعاؤں کا مزار

کس طرف جائے کہ دنیا درپئے آزار ہے
جرم اتنا ہے کہ یہ مفلس ہے اور خوددار ہے

غیرتِ انسانیت کو اس نے ٹھُکرایا نہیں
بھیک کی خاطر کبھی ہاتھوں کو پھیلایا نہیں

زہرِ غم کھا کر جگر کا خون پی کر رہ گیا
اپنی بچّی کے لیے فاقوں پہ فاقے سہ گیا

موت کے کانٹوں پہ تڑپا زندگی کی شرم میں
آہ بھی مُنہ سے نہ نکلی بے کسی کی شرم میں

آہ یہ دنیا! مگر یہ زر پرستوں کی غلام
چاہتی ہے چھین لے بے مائیگی کا احترام

اس کو ضد ہے مفلسی کو فاقہ کش رسوا کریں
ایک پیسے کے لیے انسان کو سجدہ کریں

سنگدل دنیا کو دل کے زخم دکھلاتے پھریں
بھیک کی گلیوں میں دردر ٹھوکریں کھاتے پھریں

لیکن اے لاشوں سے خوں کو چوسنے والے سماج
ہوشیار! اب ختم ہونے کو ہے تیرا سامراج

تیری دنیا صرف بھوکے بھیڑیوں کا غار ہے
اب گنہ تیرا خدا کے عفو پر بھی بار ہے

تیری بزمِ عیش میں پھیلی ہے جن پھولوں کی بو
اُن میں ہے رنگ آفریں لاکھوں غریبوں کا لہو

تیرے ایوانوں میں سازِ سرخوشی کا راگ ہے
اور بھوکے مفلسوں کے گھر میں بھوکی آگ ہے

تیری عیاشی کے نغموں کی ہر اک بیدرد تان
اُڑ گئی ہے لیکے جانے کتنے ناداروں کی جان
ہاتھ تاپے تو نے دکھیاروں کے دل کی آگ پر
پل رہی ہیں تیری نیندیں مفلسوں کی جاگ سے
مجھ سے تو خود اپنی روداد دل آزاری نہ پوچھ
آہ بس اب اپنی دنیا کی ستم کاری نہ پوچھ
مجھ کو تیری عشرتوں کے ظلم بے جا کی قسم!
تیری دنیا ہاں تیری سفاک دنیا کی قسم!

زر پرستوں کے لیے جینے کا ساماں ہے یہی
اور غریبوں کے لیے گورِ غریباں ہے یہی

قرآن شریف کی مکمل ڈکشنری

"مصباح الفرقان فی لغات القرآن" اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جس میں قرآن مجید کے تمام لفظوں کو بہت ہی سہل ترتیب کے ساتھ اس طرح جمع کیا گیا ہے کہ پہلے خانہ میں لفظ، دوسرے میں معنیٰ اور تیسرے خانہ میں لفظوں سے متعلق ضروری تشریح، اسی کے ساتھ بعض ضروری اہم اور مفید باتیں درج کی گئی ہیں۔ مثلاً انبیاء کرام کے نام جہاں جہاں آئے ہیں اُن کے حالات بیان کیے گئے ہیں، یہ کہنا بے مبالغہ ہے کہ لغت قرآن کی تشریح کے سلسلہ میں اُردو زبان میں اب تک ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ کتاب عام پڑھے لکھے مسلمانوں کے علاوہ طلباء اور انگریزی داں اصحاب کے لیے خاص طور پر مفید ہے، کتابت و طباعت عمدہ، بڑا سائز اصل قیمت للعہ، رعایتی للعہ، خریداران بُرہان سے تین روپیہ بارہ آنے۔

منیجر مکتبہ بُرہان قرول باغ نئی دہلی